”امریکا کی خلافت کے خلاف چھیڑی گئی جنگ خلافت کے اعلان کے 15 ماہ بعد پہلے سے زیادہ کمزور ثابت ہوگئی اور اب مغرب میں بہت سے ایسے ہیں جو اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ خلافت ایک ملک ہے جو بہر حال قائم رہے گا“

31 مارچ کے شمارے دابق 8 میں میں نے آرٹیکل لکھا جس کے اندر میں نے یہ تجزیہ کیا کہ مغربی میڈیا اور دوسرے سیاستدانوں کا کہنا ہے کہ دولتِ اسلامیہ ایک تنظیم نہیں بلکہ حقیقی اور مکمل بااختیار ریاست ہے مجھے قومی تعمیر کے بارے میں کچھ نہیں معلوم اور میں اتنا بیوقوف ہوں کہ کبھی یونیورسٹی نہیں گیا اور میں جو ماضی میں دولتِ اسلامیہ کے بارے میں لکھا کرتا تھا تو اس سب پروپیگنڈے کے میں نے ایک طرف رکھ کر حقیقت جاننے کی کوشش کی بہت سے اخبار اور اسکالر جو مغرب میں بیٹھے ہیں وہ اب یہ مانتے ہیں کہ دولتِ اسلامیہ ایک حقیقی ریاست ہے۔

خلافت کی حقانیت بہت سی چیزوں سے واضح ہوتی ہے جو لوگ خلافت میں رہائش پذیر ہیں انہیں کے مطابق ایک کیا سالوں کے بعد مسلمانوں کی جانیں حفاظت میں ہیں ان کی تجارت عروج پر ہے زکاۃ کا نظام پھل پھول رہا ہے امیر افراد کے مال کا کچھ حصہ غریب طبقے میں تقسیم کرنا سونے کے دینار سونے کی کرنسی جس کے بارے میں ایک سال پہلے بتایا گیا تھا اب وہ تیار ہے عوام کے ہاتھوں میں جانے کے لئے ہر شہر میں شرعی عدالتیں قائم ہیں وہاں اسلامی قوانین کے تحت فیصلے کیے جاتے ہیں کرپشن جو عراق

اور شام میں عروج پر تھی جس کو ختم کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا اس کو جڑ سے ختم کر دیا گیا جرائم کی شرح تقریباً صفر ہوگئی۔

اس دوران چاروں طرف جو خلیجی ممالک ہیں وہ مصیبتوں کا شکار ہیں وہ مذہبی فرقہ واریت اور قبائلی تعصب کی وجہ سے ٹوٹ چکے ہیں مشرق وسطی بالکل تباہ ہو چکا ہے اور اب یہ ایک ناامیدی کا نیا نام بن چکا ہے یہ الفاظ آرون ڈیوڈ ملر نے ۱۱ ستمبر کو اپنی خارجہ پالیسی میں لکھے "یہ اپنی سیاسی مذہبی فرقہ پرستی اور مذہبی منافرت کی وجہ سے اتنا ٹوٹ چکے ہیں کہ ان کو جوڑنا کسی بیرونی طاقت کا کام نہیں "ان وجوہات کی بناء پر دولتِ اسلامیہ اتنے کم عرصے میں اتنی طاقت کے ساتھ ابھر آئی یہاں صرف ایک فرقہ ہے سنی مسلم اور خلافت صرف ایک قبیلے سے ہو سکتی ہے وہ ہے قریش یہاں مختلف جماعتوں کی گنجائش نہیں۔

8جون کوروتھ شرلوک نے ایک آرٹیکل ٹیلیگراف میں لکھا کہ "جہادی بیوروکریٹس بن چکے ہیں وہ ٹیکس (زکاۃ) لگا رہے ہیں انہوں نے لوگوں کی تنخواہیں مقرر کی ہیں تجارتی قوانین بنائے ہیں جس میں حرام اشیاء کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی گئی ہے تا کہ ایک مستحکم معیشت ابھر کر سامنے آئے...شامی تاجروں کو انتشار سے بچنے کا ایک ہی طریقہ نظر آتا ہے وہ یہ کہ سب دولتِ اسلامیہ کا ساتھ دیں بنسبت اس کے کہ دوسرے چھوٹے گروہوں کا ساتھ دے کر زیادہ تباہ ہونے سے بچا جا سکے۔

یہ بربریت سے دور پکار ہے عام طور پر دولتِ اسلامیہ کو پینٹ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے ایک بری شئے کی تصویر کو ترتیب میں برقرار رکھنے کے لئے حکومتی پروپیگنڈے کے لئے ایک اتنی آسان تصویر ہے۔ اور کیا چیز ہے، روتھ؟

جو ڈاکٹرز اور انجنیئرز دولتِ اسلامیہ میں کام کر رہے ہیں ان کو اچھی تنخواہیں دی جا رہی ہیں تمام کاروباری افراد کی کوشش ہے کہ وہ اپنی صنعتیں اسلامی ریاست کے علاقے میں قائم کریں اور سب یہی کرنے جا رہے ہیں۔

یہ میں نہیں کہہ رہا ایک رائیٹر جس نے برطانیہ کے اخبار میں لکھا "اور ساتھ میں یہ کہا کہ دولتِ اسلامیہ ایک حقیقت ہے اور وہ بڑھ رہی ہے ایک سال کے لگاتار فضائی حملوں کے باوجود اسکا بڑھنا یہی بتاتا ہے کہ مجاہدین پیچھے نہیں ہٹ رہے اور اُنکے لڑنے کے طریقے کو غلط کہنے کی وجہ انکو فوراً ملنے والا مال غنیمت اور نئی بھرتیاں ہیں سی آئی اے کے مطابق دولتِ اسلامیہ کے پاس اتنی فوجی قوت موجود ہے کہ ضرورت پڑنے پر 32000 سپاہی اور کچھ کہتے ہیں 70000 یا 100000 سپاہیوں کو فوراً بلایا جا سکتا ہے USA کے سرکاری پریس کے مطابق مجاہدین کی تعداد میں کمی نہیں دیکھی جا رہی۔

ایک سال کی جنگ کے بعد کچھ بھی نہیں بدلا اور یہ اتحادیوں کے لئے ایک بڑا مسئلہ ہے۔

مِٹ (MIT) یونیورسٹی کے مطابق عراقی فوج اب کسی جنگ کے قابل نہیں رہی "جب کہ عراق میں ان کو لڑنے کے لیے ایک بڑی تعداد میں فوجی مدد ملی (حشد الشعبی اور شیعہ ملیشیاء) تقریباً ایک لاکھ افراد ہتھیار سمیت ان کی طرف بھیجے گئے انہوں نے اپریل میں تکریت کے اوپر حملے کیے اور سنی علاقوں میں اور مصیبتوں کا باعث بنے لیکن تکریت کے بعد اتحادیوں کو کوئی کامیابی نہیں ملی اور عراق کی جنگ میں کوئی بہتری نہیں آرہی یہاں تک کہ لیفٹیننٹ جنرل رابرٹ نیلر سے جب جب سینیٹر جون مکین نے پوچھا تحریک کیسی جا رہی ہے تو جواب ملا کہ مجھے لگ رہا ہے کہ ہم وہی کر رہے ہیں جو ابھی ہمیں کرنا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ عراق تعطل کا شکار ہے ہم دولتِ اسلامیہ کے مجاہدین کو پیچھے نہیں ہٹا سکے اور وہ بدستور فتوحات حاصل کر رہے ہیں اور شام اور عراق میں نئے علاقوں کی فتح اس بات کا ثبوت ہے۔

امریکی حکومت کی یہ مجبوری ہے کہ دولتِ اسلامیہ کو دنیا کے سامنے ایک ''تنظیم'' کے طور پر دکھائے ''جب کہ وہ ایک مکمل بااختیار ریاست ہے''

وہ دہشت کو اپنے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے کیونکہ اگر وہ ایک تنظیم ہے اور اس کے سپاہی اس کے لیے لڑتے ہیں تو یہ دہشتگرد سمجھے جاتے ہیں اور لوگوں کو ان کو برا بھلا کہنے کا بہانہ مل جاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی جہادی تنظیم کے خلاف فوجی ایکشن کی حمایت کریں گے لیکن جب ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ریاست ہے اور ہمارے فوجی ایک ریاست کے فوجیوں سے لڑنے جا رہے ہیں تو ان کے دل سے اس بات کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے یہ بات فوراً ان کے دماغی تصور کو بدل دیتی ہے دہشتگردی سے لڑنا اور بات ہے اور ایک ایسے ملک سے لڑنا جو اپنے خلاف ہونے والی دہشتگردی کے خلاف لڑ رہا ہو اور بات ہے اس وجہ سے وہ مسلسل انہیں کبھی نام نہاد خلافت ISIL, IS, ISIS یا داعش کہتے ہیں۔

یہ سب وہ عوامی سطح پر کہتے ہیں کہ یہ ایک تنظیم ہے لیکن بند دروازوں میں اپنے سیکریٹری دفاع اور انٹیلیجنس چیف سے جو کہتے ہیں وہ بہت الگ ہے۔ مغربی رپورٹ کے مطابق تقریباً 7 ملین (70 لاکھ) لوگ خلافت میں رہتے ہیں خلافت کا رقبہ برطانیہ سے زیادہ ہے خلافت کی آبادی ڈنمارک سے زیادہ ہے جو لوگ وہاں وہاں رہتے ہیں کہتے ہیں ان کی زندگی بہت بہتر ہے اس انتشار اور فساد سے جو فری سیرین آرمی کی وجہ سے تھا یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی کہ ایک بکھرے بالوں والے دہشتگرد سے یہ توقع ہو۔

21 جولائی نیویارک ٹائمز میں ٹم ارانگو لکھتا ہے کہ: [دولتِ اسلامیہ] نے دو بڑی سلطنت عراق اور شام کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے ''وہاں کے رہائشی کہتے ہیں اگر تم 1$ ملین ڈالر لیکر رقہ سے موصل سفر کرو تو کسی کی ہمت نہیں کہ تمہیں کوئی روکے یا کچھ پوچھے '' یہ بلال نے کہا جو رقہ میں رہتا ہے۔

ارنگو آگے لکھتا ہے: ''دولتِ اسلامیہ کی انتظامیہ حکومتی معاملات پر خصوصی توجہ دے رہی ہے جیسا کے شناختی کارڈ، مچھیروں کو احکامات تاکہ اسٹاک کو برقرار رکھا جائے گاڑی والے افراد ایمرجنسی کے لئے ٹول کٹ ساتھ رکھیں شریعت کا نفاذ کرنا، رقہ میں ایک دکاندار نے کہا'' یہاں وہ اللہ کا قانون نافذ کر رہے ہیں قاتل کو قتل کیا جاتا ہے زانی (شادی شدہ) کو پتھروں سے سنگسار کیا جاتا ہے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے ''ہارورڈ انٹرنیشنل افیئرز کا پروفیسر اسٹیفن والٹ لکھتا ہے '' یہ انقلابی حکومت بنانے والی تنظیم ہے۔ ایک انقلابی حکومت بنانے والی تنظیم؟ یہ دہشتگرد گروہ بالکل نہیں لگتا یاد رکھنا یہ بہت اہم ہے کہ والٹ نے آگے سمجھایا کہ ''ہر نیا ملک جو تاریخ میں بنایا گیا اس کو بہت سے سال لگے کہ دنیا اس کو تسلیم کرے'' مثال کے طور پر 1917 میں بالشویک انقلاب میں یورپ نے سالوں باضابطہ طور پر سوویت یونین کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا امریکا نے اسے 1933 تک اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا اسی طرح عوامی جمہوریہ چین کے قائم ہونے کہ 30 سال کے عرصے تک امریکا نے اس سے سفارتی تعلقات قائم نہیں کئے اگر دولتِ اسلامیہ اقتدار میں رہنے پر کامیاب رہتی ہے اپنی پوزیشن کو مضبوط بنائے رکھتی ہے تو اور عراق اور شام کے حصے میں ایک حقیقی ریاست کو بناتی ہے، اسٹیفن والٹ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اس کے بعد دوسری ریاستوں کی ضرورت ہوگی کہ ساتھ مل کر اس اسلامی ریاست کو بین الاقوامی نظام میں زندگی کے حقائق سمجھیں اچھا کبھی بھی نہیں دولتِ اسلامیہ تو بین الاقوامی نظام کو طاغوت سمجھتی ہے ایک شر جو لوگوں پر انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین زبردستی نافذ کرتی ہے یہ اس نظام میں کبھی بھی شامل نہیں ہوگی لیکن مغربی ممالک کے ساتھ جنگ بندی معاہدہ ہمیشہ شریعت میں ایک آپشن ہے۔

ہاں ایک بات ہے اسد تقریباً ختم ہو چکا ہے اس کی جابرانہ حکومت کے تباہ شدہ کھنڈرات اب صرف شام کے ایک چھوٹے سے

علاقے پر کنٹرول رکھتے ہیں عراق جدا اور ٹوٹے ہوئے علاقوں کا مجموعہ ہے جو امریکی حملے کے بعد کبھی بھی اپنی پرانی حالت پر بحال نہیں ہو سکا دولتِ اسلامیہ جو کہ دونوں ممالک میں پھیلی ہوئی ہے ایک مسلم سلطنت ہے ایک ایسی سلطنت جس میں کوئی قبائلی اور مذہبی فساد نہیں ہے یہاں صرف ایک عقیدۃ اور ایک فرقہ ہے یہ ایک ایسی سلطنت ہے جسے مجاہدین چلاتے ہیں اس پر حکومت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس طرح مشرق وسطی کی بگڑتی صورتحال اور اندرونی خانہ جنگی پر اس کی ایک منفرد حیثیت ہے اپنی انفرادیت کی وجہ سے اس کی اس خطے میں مستقبل کے استحکام کے لئے ایک بہتر مثال ہے بنسبت کسی بھی خلیجی ریاست کے جس میں مغربی مداخلت اور حمایت شامل ہوتی ہے جس کے بعد انہوں نے اس کے خلاف جنگ کا اعلان کر رکھا ہے۔

ایک اعتبار سے یہ صرف میں نہیں کہہ رہا کیونکہ اگر صرف میں کہوں گا تو یہ "ISIS" پروپیگنڈا ہو گا اور ہم اس وقت وہ نہیں کر سکتے، یا کیا ہم کر سکتے ہیں؟ بریگیڈیئر جنرل رونالڈ میکنم نے 29 مئی کو جارجیا قوقاز (Caucasus) اسٹریٹیجک اسٹڈیز انسٹیٹیوٹ سے شائع ہونے والے ایک اخبار میں دلچسپ تبصرہ کیا "دولتِ اسلامیہ وہ تمام ضروریات پوری کرتی ہے جس بنیاد پر اسے ایک ریاست تسلیم کرنا چاہیے اس نے مزید کہا اس کا ایک حکومتی ڈھانچہ ہے یہ ایک بڑے علاقے کو کنٹرول کرتی ہے یہ ایک بڑی آبادی رکھتی ہے اقتصادی طور پر مضبوط ہے اس کے پاس ایک بڑی اور مؤثر فوج ہے اور اپنی آبادی کو صحت کی دیکھ بھال کے لئے سرکاری خدمات بھی فراہم کرتی ہے اس کے ساتھ ایک دہشتگرد تنظیم کے طور پر نمٹنا ایک غیر مثبت طریقہ ہے اگر مغرب اسے شکست دینا چاہتا ہے تو اسے قبول کرنا ہو گا دولتِ اسلامیہ دنیا کے امن کے لئے ایک خطرہ ہے جس کے ساتھ مغرب جنگ کرنے کے لئے تیار ہے جنگ کے اخراجات بہت زیادہ ہیں مغرب کو چاہئے کہ منصوبہ بندی کرے اور اسے ایک ریاست تسلیم کر کے اس کے ساتھ ایک خود مختار ریاست کے طور پر گفت و شنید کرے۔

اتحادیوں کی طرف سے خلافت کو روکنے کے لیے کی جانے والی ناکام کوششیں پرانی خبر کی طرح ہیں لیکن مذاکرات؟ یہ ایک توپ کے گولے کی مانند ہے ابھی حال ہی میں اوباما نے کہا کہ دولتِ اسلامیہ سے کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے لیکن اس بارے میں شاید انہوں نے اپنی پالیسی درست کر لی ہے اگر نہیں تو اگلے صدر کو پالیسی ضرور تبدیل کرنی پڑے گی۔

10 جون خارجہ پالیسی کے ضمن میں شائع ہونے والے ایک مضمون "ہمیں کیا کرنا ہو گا اگر دولتِ اسلامیہ جیت جائے" پروفیسر اسٹیفن والٹ نے تجویز پیش کی کہ مجاہدین کی فتح کو صدارتی محل کے اوپر پرچم لہرانا نہ سمجھا جائے بلکہ ان کی فتح یہی ہے کہ یہ اپنے علاقے پر اپنا کنٹرول برقرار رکھیں اور کسی بھی طرح تباہ ہونے سے بچ جائیں اب تک انہیں صرف کامیابیاں ہی حاصل ہوئی ہیں وہ مزید لکھتا ہے "آخر کار یہ اچھوت سے چلتے ہوئے پارٹنر بن جاتے ہیں خاص طور پر تب جب اس کے مفادات دوسری ریاستوں سے موافقت کرنے لگیں اس کی موجودگی عالمی سیاست کے لئے مصیبت کی مانند ہے لیکن اس کا بائیکاٹ نہ کیا جائے میں اس سب کی ہونے کی توقع کرتا ہوں اگر دولتِ اسلامیہ باقی رہی۔ ایک بار پھر والٹ مجموعی مفروضات بنا رہا ہے جب کہ مجاہدین کبھی بھی مغرب کے ساتھ شراکت داری قبول نہیں کریں گے لیکن اگر مغربی ممالک جنگ بندی چاہتے ہیں تو انہیں یہ موقع گنوا دینے سے پہلے تین بار سوچنا چاہئیے۔

اس سے پہلے کہ مغرب کسی سچے معاہدے پر غور کرے اسے ایک یا دو سال اپنی بمباری کو جاری رکھنا ہو گا اور مختلف شیعہ تنظیموں کی چاپلوسی کر کے ان کو زمین پر موجود قتل گاہوں میں بھیجنا

ہو گا لیکن مغرب کا دولتِ اسلامیہ کے ساتھ مذاکرات کا ایک دلچسپ امکان ہے۔کیا واقعتاً ایسا کبھی ہو گا؟جوناتھن پاول نے ”جو کہ ٹونی بلیئر گورنمنٹ کے لئے شمالی آئرلینڈ کے مسئلے پر چیف مذاکرات تھا12 اگست کو بی بی سی کے ساتھ اس موضوع پر گفتگو کی۔

”اس نے کہا اگر واقعی دولتِ اسلامیہ کو تباہ کرنا چاہتے ہو تو تم لوگ اوپر سے بمباری کر کے کبھی بھی اسے شکست نہیں دے سکتے اور اپنے مقصد کو کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے اور مغربی ممالک میں سے کوئی بھی اپنی زمینی افواج وہاں اتارنے پر تیار نہیں لگتا پس دولتِ اسلامیہ کو تباہ کرنے کی کوئی بھی فوجی حکمت عملی نہیں ہے ایک سیاسی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے میرے خیال میں وہ یہ ہے کہ انہیں بات چیت پر آمادہ کیا جائے ہم نے IRA سے مذاکرات اس لئے نہیں کئے کہ ان کے پاس ہتھیار تھے بلکہ اس لئے مذاکرات کئے کہ ان کے پاس ایک تہائی کیتھولک ووٹ تھے اگر آپ کسی ایسے گروہ سے نمٹ رہے ہیں جس کی کوئی سیاسی قیادت نہیں جیسے بادر منحوف پھر آپ مذاکرات نہیں کریں گے کیونکہ اس معاملے کی تہہ میں کوئی سیاسی سوال موجود ہی نہیں اور میرا یہ خیال ہے کہ شام و عراق کی تہہ میں سیاسی سوال موجود ہے اور اگر دولتِ اسلامیہ کو سیاسی حمایت حاصل ہے تو میں نے گذشتہ 30 سال میں جو تنازعات دیکھے تو آخر کار ہمیں ان سے بات چیت کرنا پڑے گی ہو سکتا ہے یہ موسم بہار میں برف کی طرح ختم ہو جائیں لیکن اس طرح کے حالات میں ایسا ہوا اس کی تاریخ میں بہت کم مثال ملتی ہے۔

یہ میرا مفروضہ ہے کہ ان کے پاس اس طرح کی سیاسی حمایت ہو مطلب اسلامی انتہا پسندوں کے نظریات میں ...لگتا ہے کافی طاقت ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہتھیاروں کی طاقت سے معاملات حل نہیں ہوں گے کسی نہ کسی طور پر سیاسی طور پر اس کا حل نکالنا

ہو گا قیام کے ذریعے سے مستقبل میں گفت وشنید کے لئے راہ ہموار کرنا ہو گی۔دولتِ اسلامیہ کے خلاف فضائی حملوں کو ایک سال بیت چکا اور مارٹین ڈیمپسی امریکا کی قیادت میں مہم کے انچارج ہیں فوراسٹار جنرل ضرور سوچنے پر مجبور ہونگے کہ اس کے آگے کیا ہے ؟مغرب میں موجود لوگ بے چین اور نتائج کا مطالبہ کر رہے ہیں اور وہ نہیں آرہے،ویتنام کی طرح لگتا کہ دولتِ اسلامیہ کے خلاف جنگ ایک ایسی پھینے والی جگہ میں تبدیل ہو رہی ہے جس سے رستے میں کوئی واضح اہداف نہیں ہیں سوائے یہ کے کوشش کر کے دشمن کی تعداد کم کی جائے۔

بمباری سے یقینی طور پر بہت سے مجاہدین شہید ہوئے ہیں لیکن ہر دن ان کی جگہ اور بہت سے مجاہدین پہنچ جاتے ہیں ہر شخص اللہ کی رضا کے لئے اتنا ہی شوق شہادت رکھتا ہے جتنا کہ پہلا شخص بمباری نے دولتِ اسلامیہ کے بہت سے ٹینک اور بکتر بند تباہ کی ہیں جو کہ عراقی فوج سے مال غنیمت کے طور پر حاصل کئے گئے تھے مجاہدین نے فرار ہونے والے یونٹ سے اور بھی زیادہ ٹینک اور گاڑیاں مال غنیمت میں حاصل کر لی ہیں دولتِ اسلامیہ کے سپاہی چکنا چور کر دینے والے شدید دھماکہ کرنے والے ؛پیوے بم، اور، ہیل فائر میزائل کے آگے حیرت انگیز طور پر لچکدار ثابت ہوئے ہیں۔

اور ہر وقت وہ جس اسلامی ریاست کے لئے لڑتے اور مرتے ہیں وہ بڑھ رہی ہے اور مضبوط ہو رہی ہے مجاہدین سب سے زیادہ لڑائی سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن وہ سماجی ضروریات اور حکومتی نظام کو ضرورت کے مطابق چلانے میں بھی بہت اچھی طرح ثابت ہوئے ہیں اب انہوں نے مشرق وسطی میں ایک نئی سلطنت قائم کی ہے اور یہاں نئے احکام مقرر کئے ہیں اور آئندہ چند سالوں کے دوران جو کچھ ہونا ہے بیرونی افواج سے زیادہ وہ دولتِ اسلامیہ پر منحصر ہو گا۔

سب سے پہلے وہ اپنی خلافت کی سرحدوں کو پورے علاقے میں پھیلاتے چلے جائیں گے جب تک اقتصادی یا فوجی حدود ان کو نہ روک لیں اس کے بعد وہ اپنی پوزیشن کو مضبوط بنالیں گے یہ مغرب والوں کے لئے بہت برا ہوگا کیونکہ خلافت کی اس طرح کی حدود مجھے نظر نہیں آرہی ہیں یا پھر دوسری صورت میں یہ مغرب کو اکسائیں جس سے یہ مکمل طور پر زمینی حملے پر آجائیں جس سے یہ مسلمانوں اور صلیبیوں کے درمیان آخری جنگ کا منظر بن جائے جو کہ شام کی ایک جگہ "دابق" میں منعقد ہوگی بیرونی ممالک کی طرف ایسا تباہ کن حملہ کیا جائے جس سے امریکا اور اس کے اتحادیوں کو زمین حملہ کرنے پر مجبور کردے گا اس کے علاوہ اور کوئی رستہ ان کے پاس نہ ہوگا زیادہ بڑا نہیں تو نائن الیون کے حملے کے مقابلے کا ہونا چاہیئے پھر میں صرف اندازہ لگارہا ہوں پھر شائد امریکن ہاکس دولتِ اسلامیہ کی شاہراہوں پر کسی ڈرٹی بم کو گرائے بغیر ہی اپنے طور پر بہت اچھی طرح دابق میں خود آجائے۔

21جون کو "دی انڈیپینڈنٹ" میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں جس کا عنوان تھا "ہم دولتِ اسلامیہ کو تباہ نہیں کرسکتے ہمیں ان کے ساتھ جینا سیکھنا ہوگا، MI6 کے سابق انسداد دہشتگردی کے سربراہ رچرڈ بیرٹ لکھتا ہے "عراق اور شام واپس اپنی پرانی حالت پر نہیں آئیں گے یہ جو نئی قوت ابھر کر سامنے آئی ہے کسی نہ کسی صورت میں ضرور باقی رہے گی چاہے اس کا نام بالآخر کچھ اور ہو فی الحال اس قوت کا وہ جارحانہ غیر روادارانہ اور مصلحت نہ کرنے والا ہے لیکن باوجود ان سخت خصوصیات کے یہ بات حقیقت ہے کہ دولتِ اسلامیہ اپنے ماتحت رہنے والوں کو اس سے بہتر گورننس فراہم کرتی ہے جو اس سے قبل حکومت فراہم کرتی تھی کرپشن ختم ہوچکی ہے اور انصاف جو کہ تیز زیادہ یکساں طور پر جس کا اطلاق ہوتا ہے۔

دولتِ اسلامیہ کی تیز اجتماعیت اور اس کے اپنے علاقوں کی ہوشیار گورننس نے بلا شبہ عالمی رہنماؤں کو اتنی ہی حیرت میں ڈال دیا ہے جتنی کہ انہوں اس سے قبل موصل پر اچانک حملہ کرتے ہوئے وہاں اپنا کنٹرول جمالیا تھا اگر آپ یہی بات کسی نیویارک میں بیٹھے سیاستدان کو جون 2014 میں بتاتے کہ اکتوبر 2015 تک دولتِ اسلامیہ وہ سب حاصل کرلے گی جو کہ اس نے اب حاصل کرلیا ہے تو وہ یقیناً آپ پر ہنستا لیکن یہ کہنا درست ہوگا کہ اب وہ سیاستدان ہنس نہیں پارہے۔

ترجمہ: احوال امت آفیشل گروپ

فیس بک / ٹوئیٹر

تعاون:

الموحدین اسلامی لائبریری

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان